48008- کیا پنجروں میں پرندے بند کرکے رکھنا جائز ہیں؟

سوال

کیا پنجروں میں پرندے بند کرکے رکھنا جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

خوبصورتی اور دیکھنے، یا ان کی چہچاہٹ سننے کے لیے پرندے پنجروں میں بند کرکے رکھنا جائز ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ انہیں کھانا پینا اور دانہ وغیرہ دیا جائے.

صحیحین میں حدیث مروی ہے کہ :

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ کا والدہ کی طرف سے بھائی تھا جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا، اس کے پاس نغیر نامی ایک پرندہ تھا جو مر گیا، اور وہ بچہ اس پر بہت غمگین ہوا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے یہ کہ کر ہنسی مذاق کرتے :

"اے ابو عمیر نغیر نے کیا کیا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5778) صحیح مسلم حدیث نمبر (2150)

نغیر ایک چھوٹا سا پرندہ ہے جو چڑیا کے مشابہ ہے، اور بعض نے اسے بلبل کہا ہے.

اس حدیث سے پرندے پال کر رکھنے پر استدلال کیا گیا ہے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عمیر رضی اللہ تعالی عنہ کو اس سے نہیں روکا، اور اس کا انکار نہیں کیا.

دیکھیں : فتح الباری (548/10).

اور شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایسے شخص کے بارہ میں کیا حکم ہے جو اپنے بچوں کو بہلانے کے لیے پرندے جمع کرکے پنجرے میں بند کر رکھے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

اگر وہ ان پرندوں کو دانہ پانی مہیا کرتا اور باقاعدگی سے انہیں دانہ پانی ڈالتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ اس جیسے امور میں اصل تو حلت ہی ہے، ہمارے علم کے مطابق اس کے خلاف کوئی دلیل نہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

دیکھیں : فتاوی علماء البلد الحرام صفحہ نمبر (1793).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے :

خوبصورتی والے پرندے ان کی آواز کے لیے فروخت کرنا، مثلا طوطے، اور رنگ برنگ پرندے، اور بلبل وغیرہ جائز ہیں؛ کیونکہ انہیں دیکھنا اور ان کی آواز سننا مباح اور جائز غرض ہے، شریعت میں اس کی خرید وفروخت یا انہیں پالنے کی حرمت میں کوئی دلیل نہیں.

بلکہ ایسی دلیل ملتی ہے جس سے علم ہوتا ہے کہ اگر پرندے کو دانہ پانی مہیا کیا جائے اور اس کی دیکھ بھال کی جائے تو اسے پال کر پنجرے میں بند کر کے رکھنا جائز ہے.

اس کی دلیل بخاری شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے :

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہترین اخلاق کے مالک تھے، میرا ایک بھائی تھا جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا، راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے وہ دودھ پینا چھوڑ چکا تھا، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو فرماتے :

"اے ابو عمیر نغیر نے کیا کیا؟ وہ اس چڑیا کے ساتھ کھیلا کرتا تھا... الحدیث.

نغیر ایک قسم کا پرندہ ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں اس حدیث کی شرح میں اس سے مستنبط ہونے والے فوائد شمار کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اور اس میں بچے کا پرندے کے ساتھ کھیلنے کا جواز بھی پایا جاتا ہے.

اور والدین کے اپنے بچے کو مباح چیز کے ساتھ کھیلنے کے لیے چھوڑنے کا بھی جواز پایا جاتا ہے.

اور بچوں کو بہلانے کے لیے مباح چیزوں پر مال خرچ کرنے کا جواز بھی پایا جاتا ہے.

اور پرندے وغیرہ کو پنجرے میں بند کرنے کا جواز بھی ملتا ہے.

اور پرندے کے پر کاٹنے کا جواز بھی ہے، کیونکہ ابو عمیر رضی اللہ تعالی عنہ کا پرندہ ان دونوں میں سے خالی نہیں ہو سکتا، ایک چیز لازم ہوگی.

چاہے واقع جو بھی ہو حکم میں اس کے ساتھ دوسری چیز ملحق ہو سکتی ہے.

اور اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث بھی جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"ایک عورت بلی کی بنا پر آگ میں داخل ہوگئی، اس نے اسے باندھ دیا، اور نہ تو اسے کھلایا اور پلایا، اور نہ ہی اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر گزارا کر لے"

اسے امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے صحیح بخاری میں روایت کیا ہے.

اور اگر بلی میں یہ جائز ہے تو پھر چڑیوں وغیرہ میں بھی جائز ہوا.

اور بعض اہل علم انہیں تربیت کے لیے باندھنے کے مکروہ کے قائل ہیں، اور بعض نے اسے منع کرتے ہوئے کہا ہے کہ :

کیونکہ ان کی آواز سننا اورانہیں دیکھ کرخوش ہونے کی آدمی کو کوئی ضرورت نہیں، بلکہ یہ تو اکڑ اور شر اور عیش پرستی ہے، اور پھر یہ بیوقوفی بھی ہے، کیونکہ وہ اس پرندے کی آواز پر خوش ہو رہاہے جس کی آواز اڑان بھرنے پر غمگین ہے، اور وہ فضاء میں جانے کا افسوس کر رہاہے.

جیسا کہ مرداوی کی کتاب "الفروع و تصحیحہ" (9/4) اور الانصاف (275/4) میں ہے.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13/38–40).

واللہ اعلم.